دنیا بھر میں تبلیغی ثمرات اور افضال الٰہی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ اگست ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۸﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۹﴾ (الم نشرح: ۶-۹)

اور پھر فرمایا:

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے عموماً ان میں سے پہلی آیت یعنی فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۶﴾ کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ ہر تنگی کے بعد ایک آسائش کا زمانہ بھی ہے اور یہ ترجمہ درست ہے۔ لیکن فَاِنَّ بَعۡدَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا نہیں فرمایا گیا بلکہ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۷﴾ فرمایا گیا ہے کہ عسر کے ساتھ یعنی تنگی کے ساتھ ایک آسائش ہے۔ اور یہاں 'بعد' کے لفظ کو چھوڑ کر 'مع' کے لفظ استعمال کرنے میں ایک گہری حکمت ہے۔

ایک تو 'بعد' میں کچھ دوری پڑ جاتی ہے۔ ہوسکتا ہے عُسر کے زمانہ کے بعد ایک لمبے عرصہ کے وقفے کے بعد پھر یُسر شروع ہو تو یہ جو خوف ہے کہ 'بعد' کتنا لمبا ہو جائے گا اس خوف کو دور کرنے کے لئے 'مع' سے بہتر لفظ استعمال نہیں ہوسکتا تھا کہ تمہارے عُسر اور تمہارے یُسر کے درمیان کوئی فاصلے نہیں ہیں۔ عُسر کے معاً بعد بڑی تیزی کے ساتھ تم یُسر کا زمانہ دیکھو گے۔ ایک

تو ’مع‘ نے یہ ایک نیا معنی پیدا کر دیا اور دوسرے بیک وقت عُسر اور یُسر کے نظارے کو دکھانے کے لئے بھی مع کے لفظ نے ایک اور مضمون اس آیت میں بھر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا کی طرف سے بعض آزمائشیں دیکھ رہے ہو تو یہ کیوں نگاہ نہیں کرتے کہ ان آزمائشوں کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمتیں بھی تو بہت نازل ہو رہی ہیں۔ جہاں تمہیں تنگی دکھائی دے رہی ہے وہاں ان آسائشوں کو بھی دیکھو کہ جو آسمان سے تمہارے لئے ساتھ ساتھ نازل ہو رہی ہیں ان میں نہ بعد پایا جاتا ہے نہ دوری پائی جاتی ہے۔ بیک وقت ظاہر ہونے والا ایک نظارہ ہے جسکی طرف توجہ مبذول کروادی گئی۔

چنانچہ پاکستان میں جہاں آج کل مظلومیت کا خاص دور ہے وہاں بھی بکثرت لوگ اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور رحمت کے ایسے نظارے دیکھ رہے ہیں کہ سینکڑوں خطوط ایسے موصول ہوتے ہیں جن میں حیرت انگیز خدا کے پیار اور محبت کے واقعات درج ہوتے ہیں اور باہر کی دنیا والوں کو پاکستان والے وہ واقعات لکھ لکھ کر تسلیاں دیتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ جن کو خطوط موصول ہوتے ہیں ایسے پاکستان سے وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ تو باہر بیٹھے اپنے رشتہ داروں کو عزیزوں کو وہاں سے وہ تسلیاں دیتے ہیں کہ فکر نہ کرو ہم اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں۔ جہاں بعض آزمائشیں ہیں وہاں خدا کے فضل بھی اس کثرت سے نازل ہو رہے ہیں اور اتنی روحانی ترقی نصیب ہو رہی ہے کہ قومیں سینکڑوں سال کی ریاضتوں میں سے گزر کر جو مقامات حاصل کیا کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہفتوں اور مہینوں میں عطا فرما رہا ہے۔

تو مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کا ایک یہ بھی مفہوم ہے اور ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ بعض جگہ آزمائشیں ہیں تو بعض دوسری جگہ کثرت سے فضل ہی فضل نازل ہو رہے ہیں اور یہاں معیت میں علاقہ بدل جائے گا۔ بعض علاقے آزمائشوں کے ہیں تو سارے آزمائشوں ہی کے تو علاقے نہیں ہیں خدا کے جس طرح موسم بدلتے رہتے ہیں اور بیک وقت بھی ایک وقت میں دنیا میں مختلف موسم پائے جاتے ہیں آگے پیچھے بھی موسم بدلتے ہیں اور Space میں ایک موقع پر بھی موسم بدلے ہوئے دکھائی نہیں دیتے ہیں۔ تو مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا نے ایک یہ جہاں بھی معنوں کا ہمارے سامنے کھول دیا۔ تو میں آج چند نمونے اللہ تعالیٰ کے احسانات کے جماعت کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ ان کو

علم ہو کہ خدا تعالیٰ کس طرح تمام دنیا میں کثرت سے اپنے فضل نازل فرمارہا ہے اور اسکے لئے میں نے آج تبلیغ کا موضوع چنا ہے۔

جانی قربانی اور مالی قربانی اور جذبات کی قربانی سے متعلق اوران جہات میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر میں بارہا پہلے کرتا آیا ہوں۔ اب میں تبلیغ کے موضوع پہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں تبلیغ کی ایک نئی روچل پڑی ہے اور ایسے ممالک جہاں بہت ہی سست رفتار تھی وہاں بھی خدا کے فضل سے بڑی تیزی آرہی ہے اور ایسی قومیں جن میں احمدیت کا نفوذ بہت ہلکا تھا سست روی پائی جاتی تھی ان میں بھی بڑی تیزی سے اب جماعت کی طرف رجوع ہورہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایک دو ماہ کے اندر عربی بولنے والی قوموں میں سے خدا کے فضل سے ۲۷ بیعتیں موصول ہوئی ہیں اور اہل عرب خالص بھی ہیں اور شمالی افریقہ کے عرب بھی اس میں شامل ہیں تو یہ رجحان پہلے نظر نہیں آتا تھا۔ یورپ کے دو ممالک میں بلکہ تین میں خدا کے فضل سے عربوں نے وہاں بیعتیں کیں اور بڑے مخلص ہیں۔ ڈنمارک میں تو اوپر تلے دو عرب نوجوانوں نے بیعتیں کی ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں، لٹریچر لے رہے ہیں، توجہ دلا رہے ہیں، مشورے دے رہے ہیں کہ کس طرح ہماری قوم میں تبلیغ ہونی چاہئے اور اچھے خاصے وہاں کے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ خاندانوں کے افراد ہیں۔ تو یہ بھی ایک اللہ کا غیر معمولی فضل ہے جس کو نظر میں رکھنا چاہئے۔ صرف درد کے ساتھ دعا نہیں ہونی چاہئے شکر کے ساتھ بھی دعا ہونی چاہئے یہ پہلو جو ہے اس کو آپ نظر انداز نہ ہونے دیں کبھی بھی کیونکہ درد سے ہلکی سی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جتنا زیادہ ادب کا مقام ہو اتنا انسان اس شکایت کو دبا لیتا ہے اپنی آواز میں لیکن اس کی سسکیاں پھر بھی بیان کر دیتی ہیں اس شکایت کو، چھپ تو نہیں سکتی اس لئے خدا کے حضور جہاں درد بھری سسکیاں لیتے ہیں وہاں شکر کا بھی اظہار کیا کریں کہ ان اندھیروں میں بھی وہ روشنی کے سامان پیدا فرمارہا ہے۔

جرمنی کے متعلق میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ یورپ کے سب ملکوں میں سب سے آگے ہے خدا کے فضل سے اور سو (100) کا جو میں نے ان کو سال کا ٹارگٹ دیا تھا اس میں سے وہ نصف تک پہنچ چکے ہیں یعنی نصف جولائی تک ساڑھے چھ مہینے میں خدا کے فضل سے ۵۰ بیعتیں وہاں ہو چکی ہیں اور

ابھی ساڑھے پانچ ماہ باقی ہیں اور جس طرح چندوں میں دیکھا جاتا ہے کہ آخر پر جا کر رفتار تیز ہو جاتی ہے اگر اسی طرح ہم ان سے امید لگائیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سو سے آگے بڑھ جائیں گے۔

انگلستان دوسرے نمبر پر ہے اس میں ۸ بیعتیں ہوئی ہیں حالانکہ جماعت بہت بڑی ہے۔ اب کچھ خطوں سے لگتا ہے کہ توجہ شروع ہوئی ہے لیکن چونکہ Late Starters ہیں بعد میں آنے والے ہیں اور اس میدان میں اسلئے کچھ وقت لگے گا۔ تبلیغ کے لئے تو پہلے تیاری ہوا کرتی ہے واقفیت پیدا کرنا، تعلقات بڑھانے پھر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں، زمینیں بدلنی پڑتی ہیں، بعض تجربے کئے نا کام رہے پھر دوسری جگہ شروع کئے، بعض طرز اختیار کی وہ نا کام رہی نئی طرز پھر بدلی تو رفتہ رفتہ فن آئے گا ایک ہی دن میں تو انسان پہلوان نہیں بن جایا کرتے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح مجھے خطوط سے اندازہ ہو رہا ہے انگلستان کی جماعت بھی جب پوری طرح انہماک سے تبلیغ شروع کرے گی تو ۷، ۸ کا قصہ نہیں بلکہ سینکڑوں میں بات جا پہنچے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ڈنمارک اور سویڈن میں بھی جیسا کہ میں نے بتایا تھا بیعتیں ہوئی ہیں اور دو جگہوں پہ ایسی بیعتیں ہیں جو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (Iron Curtain) جو کہلاتا ہے یعنی اشترا کی دنیا اس میں ایک تو یوگوسلاویہ میں پہلے ہی خدا کے فضل سے جماعت قائم ہے اور وہاں جب بھی وقف عارضی والے گئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے نیا پھل عطا فرمایا ہے۔ وہاں امکانات ہیں اور جو یوروپین ممالک، ایسے یورپین ممالک جن میں یوگوسلاو، زیادہ کثرت سے جاتے ہیں ان کو ان کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ان میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اسلام کی طرف، رجحان پایا جاتا ہے اسلئے ان کو ضرور خاص طور پر پیش نظر رکھیں۔ دو ملکوں کی بیعتیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اسکے علاوہ ہیں۔ پولینڈ سے ابھی تازہ اطلاع وقف عارضی کے وفد کی طرف سے آئی ہے کہ خدا کے فضل سے دو بیعتیں ہوئی ہیں اور امام زک کی کوششوں سے خدا کے فضل سے پھل ملا ہے۔ واقفین عارضی نے لکھا ہے کہ یہ ہماری محنت سے نہیں بلکہ امام زک نے پہلے سے تیار رکھی ہوئی تھیں اور پولینڈ میں چونکہ پہلے بھی اسلام کا اثر ہے اور اب چونکہ ایک بد دلی پیدا ہو رہی ہے اشترا کی فلسفے سے اسی لئے عیسائیت وہاں دوبارہ پنپ رہی ہے تو اسلام کے پنپنے کے بھی خدا کے فضل سے امکانات ہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ان کو مزید تو ایک بنیاد بن رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ایک مضبوط جماعت پر منتج ہوگی۔

Greece (یونان) میں پہلی مرتبہ گریکس کے مسلمان ہونے کی خوشخبری ملی ہے بیعت ہوئی تو انگلستان میں ہی ہے لیکن دو گریک مائیں ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے اوران کے بچے بھی ساتھ ہیں خدا کے فضل سے۔تو یہ بہت خوشخبری کی بات ہے ایک تو واپس چلی گئی ہیں یہاں سے اور بہت ہی نیک ارادے لے کر گئی ہیں اورانہوں نے عہد کیا ہے کہ جا کے میں اپنے خاندان میں اور علاقے میں تبلیغ کی کوشش کروں گی۔

امریکہ میں اگر چہ جماعت بہت تعلیم یافتہ ہے اور مقامی طور پر امریکن بھی خدا کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی ہیں لیکن تبلیغ میں امریکہ پیچھے ہے۔ایک ڈٹین کی جماعت کبھی کبھی جوش دکھاتی ہے اور ایک دم پنپنا شروع کرتی ہے پھران پر نیند بھی آجاتی ہے پھر کچھ دیر آرام کرتے ہیں تو امریکہ کو توجہ دلانی چاہئے کچھ امریکن نمائندے یہاں موجود ہیں اس وقت ان کو میں خاص طور پر پیش نظر رکھ رہا ہوں کہ امریکہ میں پاکستانی بالکل تبلیغ نہیں کر رہا۔جو امریکن افریقین ہیں وہ تو خدا کے فضل سے کر بھی لیتے ہیں اوران میں وائٹس (Whites) بھی کرتے ہیں اور پچھلے سال بھی سفید فام امریکنوں میں بھی بیعتیں ہوئیں لیکن وہ بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کبھی اٹھتے ہیں کبھی سو جاتے ہیں۔ایک استقلال جو مومن کی زندگی میں نظر آنا چاہئے وہ نہیں ہے اور پاکستانی تو تبلیغ میں بہت ہی نکمے ہیں بیچارے زیادہ سے زیادہ جو بہت مخلص کہلاتے ہیں وہ چندے میں مخلص ہیں اور بعض لوگ اپنے بچوں کو قرآن شریف وغیرہ پڑھا دیتے ہیں گھر میں اور تربیت بھی کر رہے ہیں۔یہ بڑا اہم کام ہے بہت بنیادی کام ہے لیکن تبلیغ میں پیچھے رہ گیا ہے امریکہ خصوصاً امریکن پاکستانی شاید ان کو خدا تعالیٰ نے چونکہ سہولتیں زیادہ دی ہیں،ان کے مقام زیادہ بلند ہیں مالی دنیاوی لحاظ سے تو شاید وہ سمجھتے ہوں کہ ہم تبلیغ والے لوگ نہیں ہیں،تبلیغ تو نچلے آدمیوں کا کام ہے تو یہ درست نہیں ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا اونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اونچا ہے اور وہی اونچے ہوں گے آئندہ اورانہی کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے جو اس میں گر جائیں گے ان کی نسلوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

نائیجیریا سے فضل الٰہی صاحب انوری اطلاع دیتے ہیں بعض خوشخبریاں دے رہے ہیں ایک تو نَسر وَا کے مقام پر بارہ ایکٹر زمین برائے سکول مل گئی ہے،وہاں ایک نیا سکول جاری کیا جائیگا انشاءاللہ۔ اوراُوگا تو نسر واموشا سے پندرہ میل دور ایک قصبہ میں 16 افراد نے بیعت کی ہے اور ایک نئی جماعت

وہاں خدا کے فضل سے قائم ہوگئی ہے اور 16 سے 31 جولائی یعنی پندرہ دن میں 81 بیعتیں ہوئی ہیں نائیجیریا میں جو گزشتہ رجحان کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ رجحان بلندی کی طرف مائل ہے۔

یوگنڈا میں پچھلے دو سال کے اندر 23 نئی جماعتیں قائم ہوئی تھیں لیکن گزشتہ چند ماہ سے وہاں کمزوری آ گئی ہے سستی آ گئی ہے اس لئے یوگنڈا کو توجہ کرنی چاہئے۔ وہ اپنے پہلے Momentum کو قائم رکھیں ورنہ پھروہیں اگر جماعتوں کو اسی حالت میں نیند آ گئی تو پھر دوبارہ جگانا مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ وہاں سے دو دو، چار چار، پانچ پانچ بیعتوں کی تو اطلاعیں تو مل رہی ہیں مختلف علاقوں سے مثلاً کمپالا سے دو ہوئیں یا محمد علی صاحب کائرے جہاں ہیں وہاں سے اطلاع مل رہی ہے لیکن جو پہلے رو چلی تھی وہ اب رو والی شکل نہیں رہی۔

تنزانیہ میں خدا کے فضل سے مورو گورو مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح ہو گیا ہے اور ایک خوشکن رپورٹ یہ بھی ہے کہ 51 افراد غیر مسلموں میں سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں جو پہلے اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی ذاتِ مبارک سے پرخاش رکھتے تھے اور نفرت رکھتے تھے اور اب ایسی محبت میں ان کی حالت بدل گئی ہے کہ دل و جان نچھاور کر رہے ہیں۔

نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کا منصوبہ جو بنایا گیا تھا سب ممالک کے سپرد کئے گئے تھے کہ تم نے فلاں ملک میں نئی جماعت قائم کرنی ہے۔اس میں بہت سے لوگ سستی سے کام لے رہے ہیں اور باقاعدہ رپورٹیں نہیں بھیج رہے تو ان کا اگر یہ خیال ہو کہ میں بھول جاؤں گا یہ غلط ہے۔ یہ تو میری زندگی کا مقصد ہے میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ میں نے توجہ دلائی ہے تبشیر کو کہ بار بار ان کو لکھ کر پوچھیں اور وہ خود بھی خیال کریں اور آپ کے انگلستان کیطرف سے بھی اس بارہ میں کوئی رپورٹ نہیں مل رہی حالانکہ یہاں تو دو ہفتے کا کیا سوال ہے ہر چوتھے پانچویں دن تبلیغی صورت حال کے متعلق رپورٹ مل سکتی ہے۔تو ہر ملک کے امیر کو چاہئے کہ وہ ہر رپورٹ میں لازماً ذکر کرے کہ اس مہینے میں کتنے احمدی ہوئے ہیں مقامی طور پر سال سے اب تک کتنے ہوئے ہیں اور نئے ممالک جو سپرد کئے گئے تھے ان میں سے کن ممالک میں خدا کے فضل سے پودا لگا ہے۔اور نئی جماعتیں بنانی تھیں یہ بھی ایک سکیم کا حصہ تھا ۔ تو تمہاری جماعتیں اگر سو (100) ہیں تو ان کو ڈبل کرو دوسو (200) کرو۔ بعض بڑے اچھے مبلغ ہیں جو توجہ سے ان باتوں کی طرف رپورٹیں کرتے ہیں اور بعض

پھر سو جاتے ہیں سمجھتے ہیں بھول گئے ہوں گے سارے تو تنزانیہ کے مبلغ جو ہیں وہاب صاحب انہوں نے بڑی اچھی رپورٹ کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کا منصوبہ تھا اس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جسے روانڈا کہتے ہیں میں 16 رمئی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22 افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور اب ایک نیا ملک بھی جماعت احمدیہ کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے۔ پہلے بھی اس میں تبلیغ ہو کے کچھ احمدی ہوئے تھے لیکن باقاعدہ جماعت کا قیام اب ہوا ہے اور روانڈا کے علاقے کے چیف نے جس جگہ بیعتیں ہوئی ہیں چار ایکڑ زمین وقف کی ہے جو ایک نہایت ہی خوبصورت پہاڑی پر اونچی جگہ پر واقع ہے اور باوجود شدید مخالفت کے اور سازشوں کے وہ اپنی بات پر قائم رہا ہے اور اس نے قطعاً کوئی تردد نہیں کیا یہ تحفہ جماعت کو پیش کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ اسکو بھی جزا دے۔

سیرالیون میں سیکنڈری سکول لیوٹن کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ لاکھ لیون کا تو فوراً ہی انتظام فرما دیا یعنی ستر ہزار پونڈ کا اور بقیہ جماعت اپنی طرف سے کوشش کر کے مزید اکٹھا کر لے گی انشاء اللہ فری ٹاؤن میں مسجد اور دفتر کی عمارت کا کام شروع ہو گیا ہے اور پندرہ روزہ رپورٹ جو آتی ہے اس میں 35 بیعتوں کا ذکر ہے۔ سیرالیون کے لحاظ سے یہ بھی بہت تھوڑی ہیں ان کو مزید توجہ کرنی چاہئے مگر گزشتہ کے مقابل پر اگر نظر ڈالیں تو بہت خدا کا فضل ہے ہر جگہ سے بالعموم الاّ ماشاء اللہ اکثر ملکوں سے رجحان تیزی کی طرف دکھائی دے رہا ہے۔

غانا میں چندہ کی رپورٹ جو انہوں نے بھیجی ہے وہ تو یہ ہے کہ لجنہ کے اجتماع میں 36 ہزار، خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں 40 ہزار اور واؔ کی ریجنل کانفرس کے موقع پر 5 لاکھ اور ٹیماؔ کی ریجنل کانفرس کے موقع پر 2 لاکھ 70 ہزار سیڈیز اکٹھی ہوئیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ اگرچہ اقتصادی لحاظ سے بہت ہی گری ہوئی حالت ہے غانا کی لیکن چندوں کے لحاظ سے گرنے کی بجائے بڑھ رہی ہے جسکا مطلب ہے کہ جماعت میں اخلاص بڑا ترقی پر ہے تو یہ جو چندوں کا ذکر یہاں کیا گیا ہے دراصل یہ اخلاص کے پیمانے کے طور پر کہ شدید گرتی ہوئی اقتصادی حالت میں جہاں فاقے پڑ رہے ہوں بلکہ فاقوں سے لوگ مر رہے ہوں وہاں احباب جماعت چندوں میں اضافے کر رہے ہوں یہ حیرت انگیز نشان ہے خدا کے فضل کا کہ اخلاص میں کمی آنے کی بجائے ترقی ہو رہی ہے۔

اور جہاں تک بیعتوں کا تعلق ہے ان کی سوڈیڑھ سو بیعتیں ماہانہ کی اطلاعیں آتی ہیں لیکن ان کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ سابقہ کے مقابل پر وہ خوش ہیں اور اس میں وہ حق بجانب ہیں کہ پہلے سے رفتار تیز ہے لیکن غانا جیسے ملک میں جہاں جماعت کا غیر معمولی اثر ورسوخ ہے وہاں رفتار زیادہ تیز ہو جانی چاہئے۔ بلکہ بیسیوں گنا سے زیادہ تیز ہونی چاہئے بہر حال یہ خوشکن خبر ہے وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے حالات نے تبلیغ کی راہیں وسیع کردی ہیں اور جب سے پاکستان سے احمدیوں پر مظالم کی خبریں آنی شروع ہوئی ہیں عوام الناس کے علاوہ بڑی تیزی کے ساتھ اہم شخصیات اور اداروں کا جماعت کی طرف رجحان بڑھتا چلا جارہا ہے تو اس کے نتائج بھی انشاء اللہ اکٹھے نکلیں گے کیونکہ یہ رجحان جب پیدا ہوتے ہیں تو چند دنوں میں تو نہیں وہ بیعتوں میں بدلا کرتے ، کچھ وقت لگتا ہے مگر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بہت اچھا پھل ہمیں وہاں عطا ہوگا۔

متفرق بعض ممالک ہیں ان میں بھی بعض میں تو بالکل غیر معمولی رجحان میں تیزی آئی ہے۔ گیمبیا والے نمبر تو لگا رہے ہیں بیعتوں پر لیکن یہ نہیں بتا رہے کہ یہ کتنی دیر کے نمبر لگے ہوئے ہیں مثلاً ان کا جواب نمبر آیا ہے آخری وہ 2109 کا ہے۔ اب یہ نہیں پتہ لگ رہا کہ ایک سال کی ہیں یا پانچ سال کی ہیں تو اسلئے جو بھی رپوٹیں بھجا کریں اس میں وضاحت کردیا کریں۔

آئیوری کوسٹ چھوٹا سا ملک ہے جماعت بھی چھوٹی سی ہے لیکن وہاں خدا کے فضل سے جولائی کے مہینہ میں 57 بیعتوں کی اطلاع ہے اور فجی میں 6 بیعتوں کی اطلاع ہے اور ایک نیا جزیرہ جہاں دو رومن کیتھولک عیسائی، رومن تھے یا دوسرے چرچ سے مگر بڑے شدت کے عیسائی تھے، دو احمدی ہوئے تھے ان میں سے ایک تربیت حاصل کرنے کے لئے فجی سووا (Suva) پہنچا وہاں اس نے باقاعدہ بڑے جوش وخروش سے تربیتی کلاس میں حصہ لیا اور نئے ارادے لے کر اپنے جزیرہ میں واپس لوٹ رہا ہے۔ وہ بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو وہاں کا مبلغ بنادے۔

ٹرینیڈاد میں کچھ عرصہ سے بالکل خاموشی ہوگئی تھی اب پچھلے مہینے وہاں سے 47 بیعتوں کی اطلاع ملی ہے۔ ماریطانیہ بھی نیا ملک ہے جہاں جماعت قائم ہوئی ہے وہاں سے بھی 16 بیعتوں کی اطلاع ملی ہے اور بعض جگہ تو خدا کے فضل سے وہ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ (النصر: ۳)

کے رجحان ظاہر ہونے شروع ہوگئے ہیں، وہاں سے اطلاعیں آرہی ہیں۔

ہندوستان کے بعض علاقوں میں خدا کے فضل سے بڑا رجحان ہے۔ان میں جو آندھرا پردیش میں جہاں بیعتیں پہلے ہوئی تھیں وہاں کی خوشخبری یہ ہے کہ سات مزید گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہو چکے ہیں اور سات گاؤں تیار بیٹھے ہیں اب آنے کے لئے اور جتنی مخالفت بڑھ رہی ہے اتنا زیادہ احمدیت کی طرف توجہ بڑھتی جارہی ہے۔اور جہاں تک کینیا کا تعلق ہے۔کینیا والے جانتے ہیں کہ وہاں جماعت بڑی اچھی اور مضبوط ہوا کرتی تھی لیکن تبلیغ کے لحاظ سے کافی سستی بھی تھی اور افریقنوں کو انہوں نے نظر انداز کیا ہوا تھا۔افریقنوں میں کینیا میں بہت کم تبلیغ کی گئی ہے۔اسی وجہ سے مغربی افریقہ میں تو بہت بھاری جماعتیں مقامی بنی ہیں لیکن کینیا میں زیادہ تر پاکستانی اور ہندوستانی نژاد احمدی تھے اور جب وہ یہاں منتقل ہو گئے انگلستان میں تو وہاں کی جماعت بہت کم رہ گئی اور کمزور ہوگئی۔تو اب وہاں کے مبلغین خدا کے فضل سے توجہ کر رہے ہیں لیکن ان کی توجہ سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے سامان پیدا فرمارہا ہے کہ کثرت سے بعض جگہ رجحان ہوا ہے۔چنانچہ کوالے (Kwale) اس کا تلفظ پتا نہیں کوالے ہے یا کیا کے علاقے سے کئی نئی جماعتوں کے بننے کی اطلاع ملی ہے حال ہی میں 407 افراد بیعت کر کے داخل ہو چکے ہیں اور تیزی سے اس علاقے میں رجحان پیدا ہوا ہے ان کو میں نے لکھا ہے کہ اس کو اور زیادہ تیزی اور شدت پیدا کرنے کی خاطر وقف عارضی کی مہم میں بدلیں اور صرف مبلغ نہ رہے یا بیعتیں کروا کے واپس نہ آجائے کیونکہ ایسے علاقوں میں جہاں تیزی ہو وہاں خطرات بھی ہوتے ہیں۔بعض دفعہ تیزی سے رجحان ہوتا ہے اور پھر لوگ بیٹھ جاتے ہیں عدم تربیت کا شکار ہوکر پھر بعض واپس جانا شروع ہو جاتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب نعمتیں عطا ہوں تو ان کی قدر کرنی چاہئے۔شکر کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اس طرف ساری جماعت کا رخ موڑ دیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان میں جب آندھرا پردیش سے مجھے اطلاع ملی تھی ابتدا میں کہ وہاں رجحان ہے تو زیادہ تر اس رجحان کو تقویت وقف عارضی کے ذریعہ ملی تھی اور حیدرآباد دکن کی جماعت مخلصین اور اردگرد کی جماعتوں کیلئے ہندوستان کی دوسری جماعتوں سے بھی بعض ہم نے واقفین عارضی بھجوائے اور ایک رجحان پیدا ہوا اور بھی بڑی تیزی سے اللہ نے وہاں جماعتوں میں ترقی دی۔یعنی گزشتہ ایک سال میں

اتنے احمدی وہاں نئے احمدی ہوئے اب اور بھی ہو رہے ہیں کہ حیدر آباد دکن میں جب سے احمدیت آئی ہے وہاں سے اب تک اتنے احمدی نہیں تھے پرانے موجود، بچوں سمیت جتنے خدا نے نئے احمدی دے دیئے کثرت سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں اب۔ تو رجحان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور جہاں رجحان دیکھا جائے وہاں پوری قوت کو اس طرف صرف کر دینا چاہئے۔

یہ لکھتے ہیں کہ ایک بنی بنائی مسجد بھی مل گئی ہے جسکے امام صاحب احمدی ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کے نمازی بھی احمدی ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پورا امام اور مسجد اور نمازی اکٹھے کے اکٹھے خدا کی طرف سے تحفہ مل گیا۔ تو چونکہ ادھر رجحان ہے اس لئے کینیا والوں کو اب چاہئے کہ اپنے سابقہ داغ دھوئیں تبلیغ کی کمزوری کے اور ادھر تیزی کے ساتھ چڑھائی کریں فوج در فوج اور دیہات میں پھریں۔ عیسائی مبلغین بڑی تکلیفیں اٹھاتے تھے احمدیوں کو تو اس سے زیادہ تبلیغ کے میدان میں قربانی کے نمونے دکھانے چاہئیں کیونکہ وہ مسیح محمدیؐ کے غلام ہیں۔ عیسائی پادریوں نے قربانی کے حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ جنگلوں میں جا کے بس گئے۔ واقف عارضی کو تو صرف دس پندرہ دن کے لئے تکلیف اٹھانی ہوگی لیکن بعض تو ایسے پادری تھے جنہوں نے وہاں عمریں گزار دیں، بیماریوں میں ملوث ہوئے دکھ اٹھائے، بعض جنگلی جانوروں کا شکار ہوئے، بعض کو وہاں آدم خور کھا گئے لیکن انہوں نے اپنی تبلیغ نہیں چھوڑی۔ تو بڑی قربانیاں ہیں اس عیسائیت کے پس منظر میں جو آپ کو افریقہ میں نظر آرہے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی خدا تعالیٰ رجحان پیدا کر رہا ہے وہاں کی جماعتوں کو چاہئے کہ اب مبلغ پر نہ رہنے دیں بلکہ فوراً اپنی ساری قوتوں کو اس طرف جھونک دیں اور کوشش کریں کہ فوج در فوج پھر اس علاقے میں احمدیت پھیلنی شروع ہو جائے۔

جہاں تک پاکستان کی جماعتوں کا تعلق ہے ان کیلئے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سناتا ہوں اور مخاطب خاص طور پر تو وہ ہیں لیکن باقی جماعت کے لئے بھی اس میں بڑے سبق ہیں اور گہری نصیحتیں ہیں جن پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو انسان بہت ترقی کر سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، یہ تین اقتباس میں نے چنے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر

سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خدا تعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے گا۔“

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد کہ بیرونی بود

پھر فرماتے ہیں:

”یہ ابتلا اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام ونشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّ وجلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلّت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلا کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔“

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۵۷-۴۵۸)

یہاں جو شیر ببر کی طرح ابتلا کے آنے کا ذکر ہے اس ضمن میں مجھے دو خوابیں بھی یاد آ گئیں جو پاکستان سے دو مختلف بزرگوں نے لکھ کر بھیجیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ ایک عجیب خدا تعالیٰ کی طرف سے توارد ہو رہا کہ ایک ہی مضمون کی خوابیں جو آگے پیچھے پہلے نہیں آیا کرتی ہیں لوگوں کو وہ ایک ہی دن مجھ تک پہنچتی ہیں اور پھر وہ اکٹھا مضمون ظاہر ہو کر پھر اس کے بعد مضمون بدل جاتا ہے پھر ایک اور مضمون کی خوابیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ تو ایک ہی ان دو مختلف بزرگوں نے خوابیں دیکھیں کہ شیر ببر کو مارا ہے انہوں نے اور خواب کی طرز ایسی تھی جو ان کے لئے حیرت انگیز تھی۔ اور شیر کو پھر وہ بعض جگہ بند کیا ہے اور جب وہ انہوں نے دیکھا ہے وہ خود ہی مر چکا ہے اور ایک جگہ اس ویسے مارا ہے۔ علم تعبیر کی رو سے فاسق اور فاجر حاکم کو بھی شیر کہا جاتا ہے جو ظلم کی راہ اختیار

کرے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام نے جب یہ فرمایا جہاں یہ فرمایا ہے کہ شیر ببر کی طرح ابتلا نازل ہوتا ہے اس وقت مجھے صحیح تعبیر سمجھ آئی کہ مراد یہ ہے کہ یہ ابتلا جو شیر ببر کی طرح نازل ہو رہا ہے گویا کھا جائے گا اور ہلاک کر دے گا یہ ابتلا خود ہلاک ہونے والا ابتلا ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر یہ ابتلا درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پاسکتے کہ جو ابتلا کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلا نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربّانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپالیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی اور تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلا نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت وسختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب اور شدائد کا باران پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر انکی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام

امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ جو گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔'' (سبز اشتہار روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ: ۴۵۸ تا ۴۶۰)

پس اے پاکستان کے مظلوم احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ بلند ہمت اور شجاعت ذاتی اور اولوالعزمی کے وہ آثار تم سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر تم ان ابتلاؤں سے نکلو گے اور عزت اور حرمت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائیگا۔ وہ دن لازماً آئیں گے کہ مسیح دوراں کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے اور ذلّت اور رسوائی کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائے گا۔